جلد ۲۹ | ۹ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۱۳ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ | ۹ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۳

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تقرر بطور جج فیڈرل کورٹ

یہ خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لاء اینڈ سپلائی ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کو سر شاہ سلیمان صاحب کی جگہ ہندوستان کے فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اکثر احباب جانتے ہیں۔ فیڈرل کورٹ ہندوستان کی وہ آخری۔ اور انتہائی عدالت ہے جو چند سال سے جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت قائم کی گئی ہے۔ اور یہ وہ عدالت ہے جس میں نظام حکومت سے تعلق رکھنے والے مقدمات کے علاوہ ہندوستان کے مختلف ہائی کورٹوں کی اپیلوں کی بھی سماعت کی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ عدالت صوبہ وار ہائی کورٹوں سے بھی اعلےٰ اور بالا عدالت ہے۔

ہم اس جدید تقرر پر جناب چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے۔ اور دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی کے اس جدید دَور کو ان کے لئے۔ جماعت احمدیہ کے لئے مسلمانوں کے لئے اور ہندوستانیوں کے لئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

یہ درست ہے۔ کہ آنریبل چودھری صاحب موصوف کا تقرر بطور ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ایک نہایت اہم تقرر تھا۔ اور بوجہ اس کے کہ یہ ایک نہایت اہم انتظامی ذمہ واری کا کام تھا۔ جناب چودھری صاحب کو اس میں اپنی خداداد قابلیت کے اظہار اور ملک کو فائدہ پہونچانے کے مواقع کثرت کے ساتھ میسر آ سکتے تھے۔ اور آتے رہتے تھے پھر جناب چودھری صاحب کی شخصیت کو ہمیشہ گورنمنٹ آف انڈیا میں حکومت کی مضبوطی کا موجب سمجھا جاتا رہا ہے لیکن چونکہ جناب چودھری صاحب بطور ممبر گورنمنٹ آف انڈیا اپنی پوری ٹرم لے چکے ہیں۔ اور دوسری ٹرم میں ان کا تقرر بطور ایک ایسے استثنا کے تھا جس کی نظیر پہلے نہیں ملتی۔ اور اس ٹرم کا ایک حصہ بھی وہ پورا کر چکے ہیں دوسری طرف چونکہ ملک میں آئندہ ہونے والے تغیرات کے لحاظ سے فیڈرل کورٹ کی ججی کا عہدہ بھی اپنے اندر انتہائی ذمہ واری رکھتا۔ اور اعلےٰ ترین قابلیت کا متقاضی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ نے جناب چودھری صاحب کی رضامندی سے انہیں فیڈرل کورٹ کی ججی کی طرف منتقل کرنا مناسب خیال کیا ہے۔

فیڈرل کورٹ کی ججی وہ عہدہ ہے جس پر حکومت کی تبدیلیوں کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور بوجہ نظام حکومت کے شارح ہونے کے فیڈرل کورٹ کے جج صاحبان ایک طرح سے حکومت عالیہ کے مشیر بھی ہوتے ہیں۔ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ جناب چودھری صاحب اپنی ممبری کے تقرر کی میعاد کو پورا کر کے فیڈرل کورٹ کی ججی کی طرف جاتے۔ مگر چونکہ سر شاہ سلیمان کی وفات کی وجہ سے ججی کا عہدہ اچانک خالی ہو گیا تھا۔ اور گورنمنٹ کو ہندوستان کے مسلمانوں میں کوئی اور ایسا قابل انسان نظر نہیں آتا تھا۔ جو اس عہدہ کو سنبھال سکے۔ اس لئے جناب چودھری صاحب کا تقرر عمل میں آیا۔ اور یہ جناب چودھری صاحب کی خداداد قابلیت کے اعتراف کا ایک مزید ثبوت ہے۔

اس موقعہ پر ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے جو نوٹ جناب چودھری صاحب کے متعلق شائع کیا گیا ہے۔ اس کے ایک حصہ کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:

"فیڈرل کورٹ میں سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کی جو توقع کچھ عرصہ سے غیر سرکاری حلقوں میں کی جا رہی تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔ ان حلقوں میں جہاں اس وجہ سے خوشی محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ آپ ایک ایسے میدان میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں آپ کو اپنی غیر معمولی قانونی قابلیت کے اظہار کا بہترین موقعہ مل سکے گا۔ وہاں اس امر پر افسوس کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ آپ ایک نہایت اہم عہدہ کو چھوڑ رہے ہیں۔ جس میں آپ کو ان تھک ہمت اور اعلےٰ قابلیت کے اظہار کے لئے وسیع میدان میسر تھا۔ اور یہ کہ آپ اسمبلی کو بھی چھوڑ رہے ہیں جہاں آپ کی پُر زور اور "پُر متانت تقریروں کی وجہ سے ہر پارٹی آپ کی تعظیم کرتی تھی"۔

اس کے بعد بعض ان ذمہ داری کے عہدوں کا ذکر کرتے ہوئے جن پر جناب چودھری صاحب فائز رہے ہیں۔ لکھا ہے: کہ "تاج برطانیہ کے ماتحت انتہائی ذمہ واری اور اعتماد کا شاید ہی کوئی عہدہ ہوگا۔ جو آپ کے سپرد نہیں کیا گیا۔ آپ نے ہر عہدہ کی ذمہ داریوں کو خاص احتیاط کے ساتھ ادا کیا"۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ وفا ۱۳۲۰ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو آج درد نقرس سے تو آرام رہا ۔ البتہ سر درد کی تکلیف ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور سر درد کی شکائت ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو الحمد للہ صحت ہے

مولوی عبد المنان صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو بخار سے تو افاقہ ہے لیکن بعض اوقات ضعف دل کی تکلیف ہو جاتی ہے ۔ اور نقاہت بہت ہے صحت کے لئے دعا کریں ۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرت سری کا لڑکا حمید الحق بعارضہ بخار بیمار ہے (۲) اہلیہ شیخ سیف علی صاحب سونگھڑہ (کٹک) بعارضہ لقوہ سخت تکلیف میں ہیں ۔ (۳) عبد القدوس صاحب مالاباری ایجنٹ اخبارات قادیان بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

وصیت بحال شیخ قطب الدین صاحب پٹیالوی کی وصیت بوجہ بقایا منسوخ کی گئی تھی ۔ چونکہ انہوں نے بقایا ادا کر دیا ہے ۔ اس لئے ان کی وصیت بحال کر دی گئی ہے ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

تقرر سیکرٹری امور عامہ محلہ دار البرکات قادیان کے لئے مرزا عبد الغنی صاحب گورنمنٹ پنشنر کا تقرر بطور سیکرٹری امور عامہ منظور کیا جاتا ہے ۔ ناظر امور عامہ قادیان

مرکزی اور بیرونی جماعتیں توجہ فرمائیں اعلان کیا گیا تھا کہ تمام جماعتیں اپنی کارکردگی کی ماہواری رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں ۔ مگر افسوس کہ اس طرف بہت کم جماعتوں نے توجہ دی ہے ۔ مہربانی کر کے مرکزی اور بیرونی جماعتیں ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک رپورٹ مرکزی دفتر میں بھیج دیا کریں ۔ ناظر تعلیم و تربیت

ایک احمدی طالبہ کی شاندار کامیابی طاہرہ خانم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب قادیان جو اسلامیہ کالج فار گرلز لاہور میں تعلیم پاتی ہیں ۔ ایف ۔ اے کے امتحان میں عربی کے مضمون میں اپنے کالج میں اول رہی ہیں ۔ اور کالج کی طرف سے انکو ۶۰ روپے انعام دیا گیا ہے ۔

شکریہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا سے مکرمی مہر دین صاحب کی معرفت متعدد پارچات اور لالہ موسیٰ سے غلام محی الدین صاحب سے چند پارچات دار الشیوخ کے لئے ہمیں وصول ہوئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء امید ہے کہ دوسرے دوست بھی توجہ فرمائیں گے ۔ سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت

عاجزانہ التجا برادرم منصور احمد سلمہ کی بی ۔ اے میں اعلےٰ طور پر کامیابی کی خبر جن اصحاب نے شائع کرائی ان کا بہت شکریہ ۔ عزیز موصوف لکھنؤ یونیورسٹی کے بی ۔ اے کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن میں کامیاب ہوئے ہیں ۔ اور ریاضی جو ان کا خاص دلچسپ مضمون ہے ۔ اس میں $\frac{۱۴۳}{۱۵۰}$ نمبر حاصل ۔ نیز یونیورسٹی کی طرف سے تیس روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہوا ہے ۔ میں احباب جماعت اور تمام بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ التجا کرتی ہوں کہ میرے بھائی کے لئے آئندہ ہو وہ ایم ۔ اے میں اسی طور پر اعلےٰ کامیابی نیز درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں ۔ عاجزہ زینت آرا بنت سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر قسم کی برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے

"بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں ۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے سوا اوروں پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا ۔ میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا ۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی تمام پرورشیں ہیں رب یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی ۔ حتیٰ کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہیں ۔ در اصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں ۔ اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے ۔ اور اس کی پرورش کرتا ہے ۔ وہ سب اصل میں خدا تعالےٰ کی مہربانی ہے ۔ ان تمام باتوں سے اللہ تعالےٰ یہ سکھلاتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کے برابر کوئی نہیں ۔ سب کی پرورشیں اس کی پرورشیں ہوتی ہیں ۔ بعض لوگ بادشاہوں پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ فلاں نہ ہوتا تو میں تباہ ہو جاتا ۔ اور میرا فلاں کام فلاں بادشاہ نے کر دیا وغیرہ وغیرہ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہیں ۔ انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے ۔ اور مومن نہیں ہوتا ۔ جب تک کہ دل سے ایمان نہ رکھے ۔ کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہیں ۔ انسان کو اس کا دوست وہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا ۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کا رحم نہ ہو ۔ اسی طرح بچے اور تمام رشتہ داروں کا حال ہے ۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہونا ضروری ہے ۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ در اصل میں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں ۔ جب تک خدا تعالےٰ کی پرورش نہ ہو ۔ تو کوئی پرورش نہیں کر سکتا ۔ دیکھو جب خدا تعالےٰ کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے ۔ تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں ۔ مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے ۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو ۔ سب ڈاکٹر زور لگا چکے ۔ مگر یہ مرض رفع نہ ہوا ۔ اصل بات یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں ۔ اور وہی ہے جو تمام بدیوں کو دور کرتا ہے ۔" (البدر ۲ جولائی ۱۹۰۳ء)

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مارچ تا مئی میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۷۹ گاؤں میں تبلیغ کی گئی ۔ یک صد لیکچر دیئے ۔ ۱۲۰۹ سامعین ان تقادیر سے مستفید ہوئے ۲۷ نو مبایعین سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے ۔ متعدد ذی اثر کرسچن اصحاب کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی ۔ ۲۲ اپریل کو بمقام Bontromma تمام جماعت کی ایک جنرل میٹنگ منعقد کی گئی ۔ اس کے اختتام پر مجلس مشاورت کا اجلاس کیا گیا ۔ بعض ضروری امور متعلقہ جماعت زیر بحث لائے گئے ۔ ۱۸ مئی کو گورنر صاحب علاقہ ہمارے سالٹ پانڈ سکول کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے ۔ جاتے وقت نہائت صحیح لہجہ میں ہنستے ہوئے انہوں نے السلام علیکم کہا ۔ تحفہ دیئے انہیں بطور ہدیہ پیش کیا گیا ۔ جو کہ انہوں نے نہائت شکریہ کے ساتھ قبول کیا ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں روزانہ بعد نماز صبح قرآن مجید ۔ حدیث شریف ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وحی حضرت جری اللہ کا باری باری درس جاری رہا ۔ ڈاک کے جوابات باقاعدہ دیئے جاتے رہے ۔ طلباء مبلغین کلاس کو روزانہ اسباق دیئے جاتے رہے ۔

خاکسار ۔ نذیر احمد مبشر سیالکوٹی مبلغ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ

تحریکِ قرضہ حسنہ پچاس ہزار

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے صدر انجمن احمدیہ سالہا سال سے مالی زیر باری سے دبی ہوئی چلی آرہی ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اب یہ زیر باری اتنی نہیں رہی جتنی سالہا ئے ماسبق میں تھی۔ بلکہ ہر سال اس میں کچھ نہ کچھ تخفیف ہو رہی ہے۔ اور یہ امر نظارت مرکزیہ کے لئے بہت ہی اطمینان کا موجب ہے۔ کہ جہاں پہلے ہر سال صدر انجمن کی زیر باری میں اضافہ ہوتا رہتا تھا اب کچھ عرصہ سے بجائے اضافہ کے کسی قدر کمی ہوتی رہی ہے۔ اور یہ جماعت کی فرض شناسی کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ وہ چندوں کی ادائیگی میں پہلے کی نسبت زیادہ ہمت سے کام لے رہی ہے۔ چنانچہ ہر سال صدر انجمن کی آمد کا جو بجٹ زیر مد چندہ عام وحصہ آمد وغیرہ منظور ہوتا ہے۔ اسے نہ صرف یہ کہ پورا کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ بجٹ سے کچھ زیادہ آمد بھی ہو جاتی ہے۔ گو اس رفتار ترقی میں بہت کچھ تیزی کی گنجائش ہے۔ اور بہت سی جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی مالی ذمہ داری کو نہ اچھی طرح سمجھا ہے۔ اور نہ پورا کیا ہے۔ بلکہ صحیح مقام کی نسبت سے بہت پیچھے ہیں۔

صدر انجمن کی اس زیر باری کو پورا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ تین سالوں میں چندہ خاص کے ذریعہ ایک لاکھ روپیہ کی رقم جماعت سے فراہم کی جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ چندہ خاص کے ذریعہ جو گذشتہ تین سالوں میں ایک لاکھ روپے کی رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ وصول نہیں ہوئی۔ بلکہ بہت ہی قلیل رقم وصول ہوئی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ صدر انجمن کی زیر باری میں جو معتد بہ کمی چندہ خاص کے ذریعہ ہو جانی چاہیئے تھی۔ نہیں ہو سکی۔ اس طرح صدر انجمن زیر باری کی پریشانیوں میں بہت حد تک مبتلا چلی آرہی ہے۔ اس زیر باری سے جلد سے جلد سبکدوشی حاصل کرنے کی اس وجہ سے بھی سخت ضرورت ہے۔ کہ صدر انجمن کی بہت سی جائداد مکفول اور رہن ہے۔ جس کے عوض میں صدر انجمن کو ایک بڑی رقم سالانہ کرایہ وغیرہ میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر اس بار کے ادا کرنے کی جلد سے جلد صورت ہو جائے۔ تو علاوہ اس بوجھ کے ہلکا ہو جانے کے جو رقم ہزار ہا روپے کی کرایہ کی شکل میں صدر انجمن کو ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس کی بچت ہو سکتی ہے۔

اس دُور اندیشی کے پیش نظر اس سال مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کو منظور فرمایا۔ کہ نظارت بیت المال جماعت کے معزز اور ذی ثروت لوگوں سے پچاس ہزار روپیہ کی رقم بطور قرضہ حسنہ لے کر صدر انجمن کے اس قدر بار کو جلد سے جلد ادا کر دے۔

چنانچہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کی بنا پر میں پچاس ہزار روپیہ کی قرضہ حسنہ کے لئے یہ اپیل جماعت کے ان مخلص احباب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ جو سلسلہ کا خاص درد رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمت کر کے اس رقم کو بطور قرضہ حسنہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ احباب کو تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ گذشتہ آٹھ دس سال سے جتنی دفعہ بھی صدر انجمن کے لئے احباب سے قرضہ لیا گیا۔ وہ عین وعدہ کے مطابق اور وقت پر قرضہ دینے والے احباب کو لوٹا دیا جاتا رہا ہے۔ اور احباب کو اس قرضہ کے واپس لینے میں کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہوئی۔ اس پچاس ہزار روپیہ کی فراہمی اور ادائیگی کی بھی اسی قسم کی شرائط ہیں۔ جو پہلے تھیں۔ اور جو درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ایک سو سے کم رقم اس تحریک میں کسی دوست سے نہ لی جائے گی۔ اس سے زیادہ جس قدر بھی کوئی دوست دیگا۔ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ مگر وہ رقم پورے سینکڑوں میں ہوگی۔

۲۔ یہ رقم جس قدر جلد ممکن ہو۔ اور حد آخر ستمبر ۱۹۴۱ء تک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان کے نام بمد "تحریک قرضہ پچاس ہزار" داخل کرائی جائے۔

(نوٹ) رقم کے وصول ہونے پر نظارت ہذا کی طرف سے ایک مطبوعہ سرٹیفکیٹ دیا جائیگا۔ جو رقم واپس لیتے وقت پیش کرنا لازمی ہوگا۔

۳۔ قرضہ کی واپسی یکم نومبر ۱۹۴۲ء سے شروع ہوگی۔ اور ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک ختم کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴۔ واپسی ایک ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے قرعہ اندازی کے ذریعہ کی جائے گی۔ یعنی جس جس دوست کا نام قرعہ میں نکلے گا۔ ان کو ادائیگی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ جن دوستوں کو کوئی اشد ضرورت اپنے روپیہ کو واپس لینے کی پیش آجائیگی تو حتی الوسع ان کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ البتہ جن دوستوں نے تین ہزار روپے یا اس سے زیادہ رقم قرضہ میں دی ہوگی۔ ان کے لئے ضرورت پیش آجانے پر یہ خاص انتظام کیا جائے گا۔ کہ کم از کم ایک ماہ کا نوٹس دینے پر ان کو تین ہزار روپیہ تک کی واپسی ایک ماہ میں کر دی جائے گی۔ البتہ اس کے علاوہ اس ماہ میں قرعہ نہیں نکالا جائے گا۔

۵۔ جس قدر عرصہ یہ قرضہ کا روپیہ نظارت ہذا کے ذمہ رہے گا۔ اتنے عرصہ کے لئے اس روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

پس میں جماعت کے ان احباب سے اپیل کرتا ہوں۔ جن کو سلسلہ کی مشکلات کا احساس اور درد ہے۔ کہ وہ حصول ثواب کی خاطر خوشی سے اس تحریک قرضہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر انجمن کے بار کو کم کرنے میں مدد دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ کس قدر رقم اور کب تک قرضہ میں دیں گے۔

بہر حال یہ رقم جلد سے جلد وصول ہو جانی چاہیئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار فرزند علی عفی عنہ
ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اسلام اور اخلاق فاضلہ

اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو روحانی ترقی دینے اور انہیں اخلاق کی بلندیوں تک پہنچانے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ صفات الٰہیہ سے متصف ہونے کی تعلیم دیتا ہے دُنیا جو انسان کے لئے دارالعمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب سوچنے والے کے لئے صفات الٰہیہ کا نقشہ ہر رنگ میں پیش کرتی ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام اس جلوہ کی حکمتیں سمجھاتے اور مقصد پیدائش کو ذہن نشین کراتے اور ان کے حصول کے ذرائع اپنے اسوۂ حسنہ سے اپنے متبعین پر آسان کر دیتے ہیں۔ انبیائے سابقین میں سے ہر نبی ایک مخصوص قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوتا رہا۔ لیکن جب انسانی ذہن نے کامل ارتقا حاصل کیا۔ اور قوموں میں باہمی میل جول پیدا ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک کامل تعلیم ان کی تربیت کے لئے بھیجی۔ جو تمام اقوام کی اصلاح اور ہر درجہ میں ترقی کی راہ کھولنے کی طاقت رکھتی تھی۔ اور اس کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام قوموں کے لئے ایک اعلےٰ نمونہ بنا کر مبعوث کیا۔ تاکہ اس نمونہ کی اتباع میں سالکین کا سلوک ان پر آسان ہو جائے۔ اور روحانیت کے غوامض کو وہ آسانی سے سمجھ سکیں۔

اگرچہ گذشتہ سب انبیاء جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہوئے۔ اسی غرض کو لیکر آئے کہ انسان اخلاق اللہ سے متخلق ہو لیکن وہ انتہائی کمال جو اخلاق کا ہے۔ اس کی طرف جس زور سے قرآن مجید نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے ہدایت کی ہے۔ پہلے صحف اور انبیاء اپنی امم میں اس کی تکمیل نہ کر سکے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو قرآن مجید کے تمام احکام اسی منتہیٰ تک پہنچاتے ہیں۔ خواہ وہ احکام عبادات الٰہیہ کے متعلق ہوں اور خواہ تمدن ومعاشرت کے متعلق۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اصولی تعلیم دی ہے اور وہ ہر جمعہ میں مومنین کی جماعت کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (النحل ع۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تم چھوٹی نیکیوں میں ترقی کرتے ہوئے بڑی نیکیوں کی طرف قدم مارو۔ اور نیکی میں اس حد تک ترقی کرو۔ کہ نیکی کرنا تمہاری طبیعت ثانیہ بن جائے۔ اور نیکی اور احسان ومروت سے رُکنا تم پر ایسا ہی گراں گذرے۔ جیسے ماں پر اپنے بچہ کو دودھ نہ پلانا گراں گذر سکتا ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا منشا تمہارے متعلق یہ بھی ہے۔ کہ ہر برائی کو تم ترک کرو۔ اور ہر قسم کی برائیوں سے نفرت تمہارے دلوں میں ہو۔ اسی طرح دونو قسم کی صفات کو حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کی تقدیس کی چادر میں داخل ہو جاؤ تاکہ تمہارے نیک نمونے کا ذکر دنیا میں یادگار کے طور پر قائم رکھا جائے۔

عدل کو قائم کرنے اور فحش سے مجتنب رہنے کی تعلیم ایک اور لطیف پیرایہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہے فرماتا ہے لاتمدن عینیک الیٰ مامتعنا بہ ازواجاً منھم الآیۃ۔ یہ آیت انسان کی راہبری اعلیٰ اخلاق کی طرف کرتی ہے۔ اور تقویٰ اختیار کرنے کا ایک اعلیٰ طریق بناتی ہے۔ اگر انسان اس حکم پر عمل کرکے حرص و آز سے بچے تو چوری غصب اور دھوکہ سے کچھ حاصل کرنے کی کوشش سے بدرجہ اولیٰ مجتنب رہے گا۔ اور فتنہ و فساد واقع نہیں ہوگا۔ اور گو بری حرص سے بچنا اور چوری غصب اور دھوکا دہی سے مجتنب رہنا بہت اچھی باتیں ہیں۔ لیکن بہترین مقام یہ ہے کہ انسان کے دل میں پاکیزگی پیدا ہو۔ اور کسی غیر کے مال کے حاصل کرنے کی خواہش بھی اس کے دل میں پیدا نہ ہو۔ چنانچہ اسی اصل کے ماتحت عملی زندگی میں شارع اسلام علیہ السلام نے ایسے احکام دیئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے براہ راست دل کی تقدیس پر اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ اس امر کی وضاحت فقہ اور حدیث میں لقطہ کے باب پر نظر ڈالنے سے ہوتی ہے راستہ میں گری پڑی چیز اٹھانے سے کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ لیکن ایک مومن کو اس کے متعلق یہی حکم ہے۔ کہ اس پر بھی حرص کی نظر نہ رکھے۔ اور اسے نہ اٹھائے۔ کیونکہ اس کا حقدار اس کا مالک ہے۔ لیکن اگر وہ ایسی چیز ہے۔ کہ جس کے ضائع ہو جانے کا احتمال ہے تو اس کو مالک تک پہنچانے کی نیت سے لے لے۔ اس صورت میں وہ مالک پر احسان کرنے والا ہوگا۔ نہ کہ اس کی چیز پر حرص کی نظر رکھنے والا۔ اس پرُحکمت اور لطیف حکم سے اسلام نے دلوں میں غیروں کی چیزوں پر نظر حرص کرنے سے اسی طرح نفرت پیدا کر دی۔ جیسے چوری اور دھوکہ اور غصب سے حاصل کردہ مال کی نفرت ایک شریف آدمی کے دل میں ہوتی ہے جب اس پاک تعلیم سے دل کی ایسی تربیت ہو جاتی ہے تو خود بخود ایک تنفر سا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے انسان طبعی طور پر غلط خواہشات سے متنفر ہو جاتا ہے۔ اور قلوب میں خواہشات رذیلہ کے پیدا ہونیکا امکان ہی نہیں رہتا۔ خاکسار عبدالواحد مولوی فاضل واقف تحریک جدید

مسئلہ جنازہ کی حقیقت اور غیر مبایعین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مسلک ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہیں

(۵)

مولوی صاحب کا اعتراض

اب میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کے امر چہارم کو لیتا ہوں۔ مولوی صاحب کے اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب موصوف نے آخر یہی ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کا جنازہ جائز ٹھہرایا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو سچا مانتے ہیں۔ مگر انہوں نے بیعت نہیں کی۔ اور خلیفہ قادیان فرماتے ہیں۔

”کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سچا مانتا ہو۔ لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی . . . . . . اس کے متعلق یہی کرنا چاہیئے۔ کہ اس کا جنازہ نہ پڑھیں“

(ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب صلا بحوالہ انوار خلافت)

اس سے جناب مولوی صاحب یہ نتیجہ پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت میاں صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مسلک کو خلاف مسلک مسیح موعود قرار دیدیا ہے۔

جواب

اس کے جواب میں واضح ہو کہ حضرت میاں صاحب موصوف کی طرف فتاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مفہوم مولوی صاحب نے منسوب کیا ہے وہ ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاوی کی رو سے صرف ایسے لوگوں کا جنازہ جائز لکھا ہے۔ جو فی الواقعہ احمدیت کے مصدق ہیں۔ اور احمدیوں سے ملے جلے رہتے ہوں۔ اور غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر احمدیت کی مخالفت میں قولاً و فعلاً کوئی حصہ نہ لیتے ہوں۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے سے ظاہر ہے۔ کہ جو شخص نہ ادھر کا ہو نہ ادھر کا وہ بھی دراصل مکذب ہے۔ (اور مکذب کا جنازہ جناب مولوی صاحب کے نزدیک بھی ناجائز ہے) مولوی صاحب نے خود بھی اپنے ٹریکٹ کے اعتراض دوم میں اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب نے صرف ایسے لوگوں کا جنازہ جائز بتلایا ہے جو مصدقین احمدیت ہوں اور احمدیوں میں ملے جلے رہتے ہوں لیکن امر چہارم کے ذیل میں چونکہ جناب مولوی صاحب کو حضرت میاں صاحب موصوف کا پیشکردہ مفہوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فتوے سے مختلف دکھانا مدنظر تھا اس لئے ان کی طرف ایسے لوگوں کے جنازہ کے جواز کا فتوے منسوب کر دیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا مانتے ہیں اور احمدیوں سے ملے جلے رہنے والی ضروری شرط کو حذف کر دیا۔ کیونکہ اگر جناب مولوی صاحب حضرت میاں صاحب موصوف کا مفہوم دیانت داری سے پورے کا پورا درج کر دیتے۔ تو وہ مغالطہ نہیں دے سکتے تھے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن سچا کہنے والوں کا جنازہ نہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وہ وہ مصدقین احمدیت نہیں۔ جن کے جنازہ کا جواز حضرت میاں صاحب موصوف نے ازروئے فتاوے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تسلیم فرمایا ہے بلکہ اس جگہ صرف ایسے سچا کہنے والے مراد ہیں جو عملی طور پر تصدیق احمدیت کا ایسا ثبوت نہیں دیتے کہ انہیں حکماً احمدی سمجھا جا سکے۔

ہاں اس میں کچھ شک نہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس جگہ یہ ہدایت ضرور ہے۔ کہ جب تک ایسے لوگ بیعت نہ کرلیں۔ ان کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ جب ایسے لوگ صرف مونہہ سے حضرت صاحب کو سچا ماننے کا ذکر کرتے ہیں۔ اور عملاً احمدیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کا مذہبی تعلق مخالفین سے ہی رہتا ہے تو اس صورت میں ان کا ایسا قول تو از قبیل منافقت قرار پاتا ہے۔ اور منافق کا جنازہ از روئے قرآن شریف منع ہے۔ پس ایسے لوگوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ جب تک منافقانہ روش کو چھوڑ کر بیعت نہ کریں ان کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ کیونکہ انہوں نے عملاً اس بات کا ثبوت نہیں دیا۔ کہ انہیں احمدیوں کے حکم میں قرار دے کر جنازہ کی دعائت کا حق دیا جائے۔ پس ایسے مدعیان تصدیق جب تک ان کے متعلق یہ یقین نہ ہو جائے کہ ان کا دعوےٰ تصدیق منافقت کی وجہ سے نہیں۔ شرعاً جنازہ کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ اور منافقت کے شبہ کو دور کرنے کا امام وقت کی موجودگی میں سب سے واضح اور اہم ذریعہ بیعت ہی ہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ یہ بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہونے کا فتوے بھی ایک عمومی قاعدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب موصوف اس امر کو خوب جانتے ہوں گے۔ کہ عام قاعدہ کی موجودگی مستثنیات کو اس قاعدہ کی ناقض نہیں۔ بلکہ تفصیل و تشریح سمجھا جاتا ہے چنانچہ حضرت میاں صاحب موصوف نے مسئلہ جنازہ کی حقیقت میں ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس قاعدہ کی موجودگی میں بعض مستثنیات کو بھی تسلیم فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ ”اپنے خیال کی مزید تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ یہ فتوے بھی دے چکے ہیں۔ (کہ چونکہ الاسلام یعلو ولا یعلی کے اصول کے ماتحت اسلام بہرحال غالب ہے۔ اس لئے) اگر کوئی ایسا بچہ ہو۔ جس کی والدہ احمدی ہو مگر والد احمدی نہ ہو۔ تو اس کا جنازہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ یہ فتوے بھی دے چکے ہیں۔ کہ (چونکہ جنازہ کی بنیاد احمدیت کے اقرار و انکار کے اصول پر ہے اس لئے) اگر احمدیت میں کوئی ایسے رنگ کا آدمی پایا جائے۔ جیسا کہ اسلام میں نجاشی تھا تو خواہ وہ جماعت کی ظاہری تنظیم میں ابھی تک شامل نہ ہو سکا) اس کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فتووں میں ہرگز کوئی فرق نہیں۔"
(مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۱۲۶)

پس جبکہ استثنائی صورت میں حضرت امیر المومنین بعض غیر بیعت کنندگان کے جنازہ کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ تو پھر بیعت کی شرط بطور ایک عمومی قاعدہ کے ہوئی۔ اور یہ مولوی صاحب کو بھی مسلم ہوگا۔ کہ استثنائی صورت ایسے قاعدہ کی ناقض نہیں سمجھی جاتی۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا ایک الہامی فتویٰ جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خطاب کیا ہے۔ یوں بیان فرماتے ہیں:-

"جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہیگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔"
(اشتہار معیار الاخیار ۱۹۰۰ء)

اب دیکھیئے یہ الہامی فتویٰ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے بیعت نہ کرنے والے کو اور مخالف رہنے والے کو جہنمی قرار دیا ہے۔ لیکن یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اگر کسی شخص پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتمام حجت نہ ہوا ہو۔ اور وہ مکفر و مکذب ہو تو اسے قابل مواخذہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اس صورت میں اسے قابل مواخذہ قرار دینا یقیناً ظلم ہوگا۔ جو خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا مگر یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس فتویٰ میں ایسی استثنائی صور کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس استثنائی صورت کو اس سے سات سال بعد "حقیقۃ الوحی" میں بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ بیعت کی شرط عمومی قاعدہ کی صورت میں ہے اور بعض استثنائی صورتوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جنازہ کا جواز مسلم ہونے کے بعد جناب مولوی صاحب کو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف فتویٰ دینے کا الزام لگائیں۔ کیونکہ عام قاعدہ کو پیش کرتے ہوئے تو اگر کوئی شخص بعض استثنائی صورتیں نہ بھی بیان کرے۔ تب بھی استثنائی صورتوں کا امکان مسلم ہوتا ہے اور یہ اتنی موٹی بات ہے۔ کہ اسے ہر شخص جو علم الکلام سے نابلد نہ ہو۔ خوب جانتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی غیر مبایع کا ایک مضمون "پیغام صلح" ۱۲ رمئی ۱۹۴۱ء صفحہ ۷،۸ پر شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ معترف ہیں۔ کہ

"کسی اکثریہ قاعدہ کو بیان کرتے ہوئے مستثنیات کا ذکر نہ کرنا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ قائل مستثنیات کا منکر ہے۔ مثلاً میں کہتا ہوں۔ کہ انسان گنہگار ہے اب اگر اس فقرہ کی عمومیت کو لے کر کوئی یہ نتیجہ نکالے۔ کہ دیکھو یہ شخص عصمت انبیاء کا منکر ہے۔ تو ہم یہی کہینگے سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ ہم نے انسان کو دو آنکھیں دیں اور زبان دی۔ اور دو ہونٹ دیئے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اندھے اور گونگے دنیا میں ہیں ہی نہیں۔ یا یہ مطلب ہے۔ کہ عام قانون تو یہی ہے۔ کہ انسان کو آنکھیں اور زبان دی گئی ہے۔ مگر ایسے انسان بھی ہیں۔ اگرچہ کم ہیں۔ جنکو آنکھیں نہیں دی گئیں۔ یا زبان نہیں دی گئی۔"

پس جب یہ اصل مسلم بین الفریقین ہے تو اس کی رو سے میں کہتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے کی جو شرط لگائی ہے۔ وہ اکثریہ قاعدہ کے طور پر ہے۔ اور جیسا کہ عمومی قاعدہ کے بیان کرنے والے کو بعض مستثنیات سے خواہ وہ ان کا ذکر نہ بھی کرے۔ انکار نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ عمومی قاعدہ جس میں بیعت کی شرط لگائی گئی ہے۔ بعض مستثنیات سے انکار پر دلیل نہیں ہوسکتا۔ لیکن جس حال میں استثنائی صورت کو خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تسلیم بھی فرما چکے ہوئے ہیں۔ جس کا ذکر خود حضرت میاں صاحب نے اپنی کتاب مسئلہ جنازہ کی حقیقت میں بیان کر دیا ہے۔ تو اس حالت میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر مسلک مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مسلک اختیار کرنے کا الزام تو ایک صریح مغالطہ دہی ہے۔ اور اسی طرح حضرت میاں صاحب کی طرف یہ منسوب کرنا۔ کہ آپ نے "بالآخر یہی تسلیم کیا۔ کہ خلیفۂ قادیان کا مسلک خلاف مسلک مسیح موعود ہے"۔ محض تحکم اور سینہ زوری ہے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب موصوف تو خود پہلے سے ہی اپنی کتاب میں ایسے اعتراض کا قلع قمع فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس جگہ میں یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے یہ معلوم ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انوار خلافت میں ایک جگہ یہ فرمایا ہے کہ صرف سچا جاننا کافی نہیں۔ بلکہ بیعت بھی ضروری ہے۔ لیکن میرے مندرجہ بالا الفاظ حضور کے اس ارشاد کے مخالف نہیں۔ کیونکہ حضور نے قاعدہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور میں نے استثنا بیان کی ہے۔ یعنی قاعدہ تو یہی ہے۔ کہ جب امام موجود ہو۔ تو بیعت ضروری ہے، کیونکہ جیسا کہ حکیم فضل الدین صاحب کے حوالہ میں بھی گذر چکا ہے۔ اس کے بغیر دھوکے کا امکان ہے۔ اور کئی قسم کے منافق طبع لوگ ایسے رخنے سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پس بلاریب قاعدہ یہی ہے۔ کہ احمدی سمجھے جانے کے لئے بیعت ضروری ہے اور صرف مونہہ سے سچا کہہ دینا کافی نہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسی قاعدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور میں خود بھی رسالہ "کلمۃ الفصل" میں اس قسم کا خیال ظاہر کر چکا ہوں۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس قاعدہ میں بعض استثنائیں بھی ممکن ہیں۔ اور استثنا کا وجود ایک مشہور انگریزی محاورہ (The exception proves the rule) کے مطابق قاعدہ کو توڑتا نہیں۔ بلکہ اسے ثابت کرتا ہے۔"
(مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۱۲۱)

پس جب حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی یہ واضح تحریر مسئلہ جنازہ کی حقیقت میں موجود تھی جو مولوی صاحب کے اعتراض کا مسکت اور شافی جواب ہے۔ تو اس کی موجودگی میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا حضرت میاں صاحب کی طرف یہ امر منسوب کرنا۔ کہ آپ نے بحیثیت ثالث یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف ہے ایک ایسی غلط بیانی ہے۔ کہ گویا جناب مولوی صاحب اس کے ذریعہ روز روشن کو شب تاریک بنانا چاہتے ہیں۔ یا للعجب

جناب مولوی صاحب خطبہ جمعہ مطبوعہ پیغام ۳۰ راپریل ۱۹۴۱ء میں حضرت میاں صاحب موصوف کے متعلق کہتے ہیں:-

"مگر یہیں تک بس نہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو خود بھول جاتے ہیں۔ اور یاد نہیں رہتا۔ کہ پہلے کیا لکھ چکے تھے۔"

اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے حضرت میاں صاحب موصوف کی کتاب کلمۃ الفصل سے ایک حوالہ پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ آپ کا مذہب صفحہ ۱۵۰ میں یہ ہے۔

"جو شخص اعلان بھی کر دے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو سچا مانتا ہے۔ آپ کے نشانات پر ایمان بھی لے آئے۔ مگر بیعت نہ کرے۔ تب بھی وہ مسلمان نہیں۔"

اور اسی پر جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں:-

"پھر تعجب ہے۔ کہ ایسے شخص کو مسئلہ جنازہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے مصدق کیسے قرار دے دیا اور اس کا جنازہ کس طرح جائز ٹھہرا رہے ہیں۔" (پیغام مذکور صفحہ ۶)

جناب مولوی صاحب آپ پر واضح ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب موصوف نہیں بھولے۔ بلکہ یہ آپ کی اپنی صریح بھول ہے۔ کہ آپ حضرت میاں صاحب موصوف پر اپنے فتویٰ کو بھول جانے کا الزام دے رہے ہیں۔ حضرت میاں صاحب موصوف مسئلہ جنازہ کی حقیقت میں ہی کلمۃ الفصل والے پیش کردہ حوالہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پس جبکہ یہ قاعدہ یہی ہے کہ احمدی سمجھے جانے کے لئے بیعت ضروری ہے۔ اور صرف منہ سے سچا کہہ دینا کافی نہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسی قاعدہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور میں خود بھی رسالہ کلمۃ الفصل میں اسی قسم کا خیال ظاہر کر چکا ہوں۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا۔ اسی قاعدہ میں بعض استثنائیں بھی ممکن ہیں"

(مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۲۱)

تعجب ہے کہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں اس واضح تحریر کے ہوتے ہوئے جناب مولوی صاحب نے حضرت میاں صاحب پر کلمۃ الفصل والی عبارت کے بھول جانے کا الزام لگایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جناب مولوی صاحب نے حضرت میاں صاحب کی کتاب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ اور اگر بغور مطالعہ کے بعد ایسا لکھا ہے۔ تو پھر دانستہ ایک واضح حقیقت پر پردہ ڈالنا نہایت ناپسندیدہ فعل ہے۔

پس حضرت میاں صاحب موصوف کے جواب سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو کلمۃ الفصل" والی عبارت یاد تھی۔ اور آپ نے اسے ایک عمومی قاعدہ کے رنگ میں پیش کیا تھا جس میں بعض استثنائیں ممکن ہیں۔ جیسا کہ جناب مولوی محمد الدین صاحب نے بھی ایسے اکثریتی قاعدوں کی مثالیں دے کر ان میں استثناؤں کا امکان تسلیم کر لیا ہوا ہے۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لیکچرار
جامعہ احمدیہ قادیان۔

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع گورداسپور۔ جماعت بھیکووالی کی درخواست پر مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی عبد الغفور صاحب ۲۲ جون کو وہاں گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے وہاں مولوی عبد اللہ صاحب معمار کی نمائندگی سے مناظرہ کا چیلنج تھا۔ مگر ہمارے علماء کے جانے پر معمار صاحب نے مولوی عبد الغفور صاحب سے شرائط مناظرہ طے کرنے سے انکار کر دیا۔ اسکے بعد جماعت نے علیحدہ جلسہ کیا۔ ہر دو علماء کی تقاریر ہوئیں۔ سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ معمار صاحب کی کم علمی اور کج بحثی کو دیکھ کر غیر احمدیوں پر اچھا اثر ہوا۔

سندھ۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے کوٹ احمدیاں اور بشیر آباد کا دورہ کیا۔ بھیل اور کوہلی اقوام کے بعض لوگوں کو اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ یہ لوگ بھگت کبیر کو مانتے ہیں۔ جماعت بشیر آباد نے مضافات کے سندھیوں کو پیغام حق پہونچانے کے لئے وسیع پیمانہ پر دعوت کا انتظام کیا۔ ہمارے مبلغ نے سندھی میں تقریر کی اور پابندی صوم وصلوٰۃ تحصیل علم کی تحریک کی۔ اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کو وضاحت سے بیان کیا۔ گو بعض متعصب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر اٹھ کر چلے گئے۔ مگر اکثر لوگوں نے سکون سے تقریر کو سنا۔

بنگال۔ سید سعید احمد صاحب برہمن بڑیہ بنگال سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ماہ مئی میں انہوں نے ۱۴ جماعتوں کا دورہ کر کے ۲۷۴ احمدیوں کی تربیت کی ۱۷ احمدی احباب نے اپنی تبلیغی ڈائری پیش کی۔ اور ۶۹ مقامات کے دورہ تبلیغ کی کیفیت بیان کی۔ ۴۶۴ افراد تک پیغام احمدیت پہونچایا گیا۔

بھدرواہ (جموں) مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ۱۰ تا ۲۲ مئی کے دوران میں ۱۰۱ نفوس کو تبلیغ کی ۷ تربیتی درس دیئے۔ جماعت بھدرواہ میں بعض نئے احمدیوں کی بیعت پر مخالفین نے سخت مقاطعہ کر رکھا ہے۔ نو احمدیوں کو ہر طرح تکلیف دی جا رہی ہے۔ مولوی صاحب بھدرواہ سے ادھم پور کی طرف دورہ پر جانے والے ہیں۔

ادرحمہ سرگودہا۔ مولوی محمد الدین صاحب ادرحمہ سے ۱۵ تا ۲۲ مئی ۴ تقریریں کیں ۵ مقامات کا دورہ کیا۔ ۶ درس دیئے۔ ۱۰ میل پیدل سفر کیا۔ موضع لوراتوالی میں ایک نوجوان نے بیعت کی ہے۔ جس پر اس کے گھر والوں نے اسے سخت زدوکوب کیا۔ مگر وہ ثابت قدم ہے۔

یمہ مرگ کشمیر۔ مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر آجکل یمہ مرگ میں ہیں۔ انہوں نے ۵ مقامات کا دورہ کیا۔ ۵ تقریریں کیں کئی لوگوں کے شبہات کا ازالہ کیا۔ موضع پہل مرگ کے غیر احمدی ایک تقریب پر جمع تھے۔ اصلاح وترک رسوم پر ہمارے مبلغ نے وعظ کیا۔ اور ۲ تقریریں کر کے ان کو احمدیت کا پیغام بھی پہونچایا۔ ششمہ ناگ میں احمدی عقائد پر ایک مخالف ملا سے بحث ہوئی۔ مولوی عبد الغفار صاحب سیکرٹری تبلیغ یمہ مرگ مبلغ صاحب کے ہمراہ دورہ پر رہے۔ لدھروال اور ہانجی پورہ کی جماعتوں کی تربیت پر خاص زور دیا گیا۔ وفد تبلیغ نے ۵۵ میل پیدل پہاڑی سفر کیا

پشاور۔ مولوی چراغ دین صاحب مبلغ صوبہ سرحد نے دورہ پر جانے کا پروگرام مرتب کیا تھا۔ مگر بیمار ہو کر واپس آ گئے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ جس گاؤں میں آپ نے پہلے جانے کا ارادہ کیا تھا۔ وہاں چالیس مخالف ملا جو بہ نیت فساد جمع تھے۔ اور وہاں کا نمبردار بھی خائف تھا۔ اللہ تعالے نے اس طرح حفاظت کا سامان کر دیا۔

بمڈول وکوٹلی ہرزائن سیالکوٹ
محترمہ احمدی بی بی صاحبہ رپورٹ فرماتی ہیں۔ کہ لجنہ کا جلسہ زیر صدارت محترمہ اصغری بیگم صاحبہ ہوا۔ جس میں خواتین نے تقریریں کیں۔ سلسلہ کی قابل مقررہ اور خادمہ دین سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ بھی سیالکوٹ سے آکر شامل جلسہ ہوئیں۔ اور تقریر فرمائی۔ راقمہ نے ۲۲ء میں جو تقریر حضرت خلیفہ ثانی نے سیالکوٹ میں جلسہ مستورات میں فرمائی تھی۔ اسے پڑھ کر سنایا۔ غیر احمدی مستورات جو شامل جلسہ ہوئیں۔ ان کی شربت وطعام سے تواضع کی گئی۔ اور روحانی مائدہ بھی پیش کیا گیا۔ میاں نور حسن صاحب سیکرٹری تبلیغ اور مستری علی احمد صاحب اور چوہدری نبی بخش صاحب نے ... جزاھم اللہ احسن الجزاء (زاہدہ بشریٰ ...)

چند کلرکوں کی ضرورت

اس وقت ایک تجارتی فرم کو جو قادیان میں اپنا کاروبار شروع کر رہی ہے۔ چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جن میں حسب ذیل اوصاف ہونے چاہئیں۔

۱۔ انگریزی کی معقول قابلیت ہو۔ کم از کم انٹرنس پاس ہوں۔ اور انگریزی میں اچھی طرح لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ (۲) حساب کتاب کے طریق سے واقف ہوں۔ (۳) ٹائپ جانتے ہوں۔ (۴) اردو انگریزی ہر دو میں خط اچھا ہو۔ (۵) محرری کے کام کا تجربہ ہو۔ (۶) محنت کی عادت ہو۔ اور مستعد ہوں۔ (۷) حسب ضرورت قادیان سے باہر جا کر بھی کام کرنے کو تیار ہوں۔ (۸) مخلص احمدی ہوں۔

درخواست دینے والے اصحاب اپنے شہر۔ قصبہ یا محلہ کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ اور درخواست میں اپنی قابلیت اور تجربہ اور عمر وغیرہ نوٹ کر دیں۔ تنخواہ حسب اہلیت معقول دی جائے گی۔

خاکسار عبد الرحیم احمد احمد برادرز کوٹھی بیت الحمد
قادیان دارالامان

دواخانہ خدمت خلق کی مجرب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء کے اعلیٰ اجزا سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں خاص طور پر تلاش کر کے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی طیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرب ہیں۔ اور سینکڑوں آدمی اس کا تجربہ کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آج ہم ان میں سے ایک خاص دوا یعنی **تریاق کبیر** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دوا ایک طلسمی قطرہ ہے۔ جو ہر قسم کی بیماریوں کا فوری علاج ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد سینہ کے درد کے علاوہ اسہال۔ بدہضمی۔ بخار۔ دل کے ضعف کا فوری علاج ہے۔ صرف دو قطرے پانی میں ڈال کر پی لینے یا درد کی جگہ پر مل لینے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اس دوا کے نئے سے نئے فوائد اس کے خریدار دریافت کر رہے ہیں اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً ہر مرض میں یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔ بھڑ۔ مچھر۔ بچھو سانپ کے کاٹے پر لگانے اور زیادہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر کھانے سے بھی اس سے فوری آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ورم نہیں ہوتی ہیضہ میں بھی یہ دوا مفید ہے۔ اس کے خریداروں میں سے مندرجہ ذیل ناموں سے آپ اس کی مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ (۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ (۲) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (۳) خانصاحب جناب مولوی فرزند علی خانصاحب ناظر بیت المال (۴) ملک عمر علی صاحب (۵) جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ (۶) جناب عبد الرحیم صاحب درد۔ (۷) خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب ایس ڈی۔ او (۸) مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد احمد خانصاحب۔ ان کے علاوہ اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں۔ اور اس کے مفید ہونیکا تجربہ کر چکے ہیں۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸/ درمیانی شیشی ۱۲/ بڑی شیشی ۱/ بڑی شیشی میں نسبتاً دوا زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسکا خریدنا زیادہ فائدہ مند ہے۔ یہ دوا امرت دہارا کے اصول پر تیار کی گئی ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ کئی بیماریوں کو اس سے زیادہ اور جلدی فائدہ دیتی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)
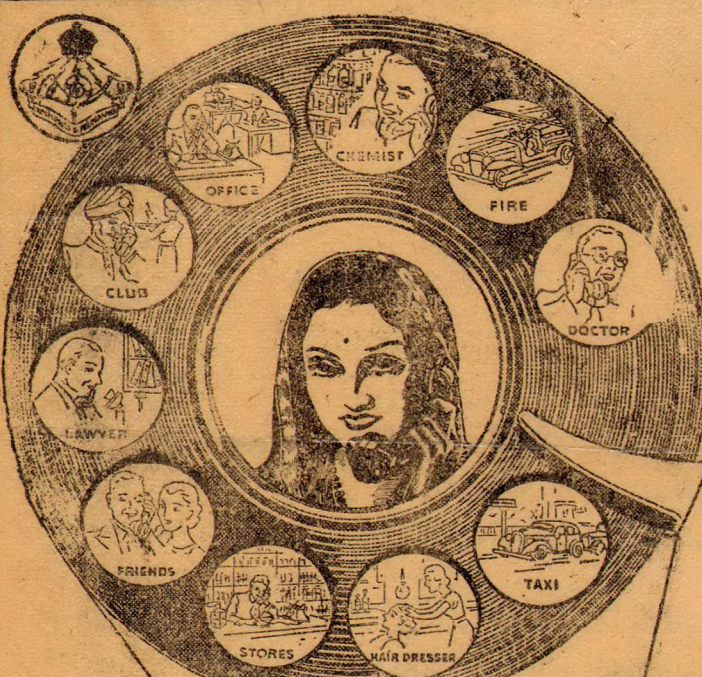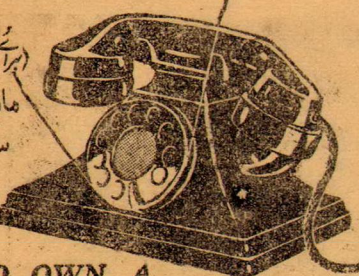
ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ جولائی - روس اور جرمنی کی جنگ کے متعلق حکومت روس کے تازہ ترین اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ لٹویا کی سرحد سے پرائی پٹ کی دلدلوں تک کئی مقامات پر جنگ ہو رہی ہے - ایک مقام جہاں سخت شدت کی لڑائی ہو رہی ہے - روس اور لٹویا کی سرحد کے دس میل اندر ہے - ایک اور مقام پر دشمن کو سخت نقصان پہونچایا گیا - اور اس کے ایک سو ٹینک تباہ کر دیئے گئے - یوکرین میں روسیوں کا دعویٰ ہے کہ جو نازی فوج نسک کی طرف بڑھ رہی ہے - اس کا روسی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔

لنڈن ۶ جولائی - ماسکو کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے - کہ روسی فوجوں نے سٹالین کی ان ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے - کہ پسپائی کی صورت میں اسلحہ پل اور دیگر فوجی ذرائع تباہ کر دیئے جائیں ریگا کے جنوب میں ایسا ہی کیا جا رہا ہے۔

انقرہ ۶ جولائی - ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپسٹ میں مارشل لاء کا نفاذ کر دیا گیا ہے - بوڈاپسٹ ریڈیو کا بیان ہے - کہ روسی بمباری کا مقابلہ کرنے کے لئے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۶ جولائی - کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم نے نیویارک ہیرالڈ ٹربیون کی ایک خبر براڈکاسٹ کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے - کہ جرمنی نے جاپان گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کے لئے ٹوکیو میں تین ہزار نازی ایجنٹ بھیجکر باقاعدہ ففتھ کالم قائم کر دیا ہے:۔

ماسکو ۶ جولائی - ماسکو ریڈیو میں بتایا گیا ہے کہ آج ٹوکیو میں جاپان کے مختلف محکموں کے تین ہزار نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوئی - جس میں پرنس کنوئی - مسٹر متسوکا اور چند غیر ملکی سفیر بھی شامل ہوئے - پرنس کنوئی نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا - کہ روس و جرمن جنگ کے بعد جاپان کو اپنی جنگی تیاریاں دوچند کر دینی چاہئیں - ماسکو ریڈیو نے کانفرنس کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جاپان روس سے ڈپلومیٹک تعلقات توڑنے کے سامان پیدا کر رہا ہے لیکن جاپان کے عام لوگ جرمنی کے خلاف ہیں:۔

شانٹی گو (چلی) ۶ جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ پیرو کی فوجوں نے ہفتہ کے دن ایک دوسری ریاست اکوے ڈار کی سرحدی چوکی پر حملہ کر دیا - سرکاری حلقوں نے کہا ہے کہ پیرو کی فوجوں نے جاپان کے ایما پر ایسا کیا ہے

مالٹا ۶ جولائی - ایک جہاز نے جس کی شناخت نہیں ہو سکی اطالوی ہوائی جہازوں کی معیت میں مالٹا پر حملہ کیا - مگر انگریزی لڑاکے جہازوں نے انہیں بھگا دیا - ان میں سے ایک اطالوی جہاز گرا لیا گیا - اور کئی ایک کو نقصان پہونچا۔

نیویارک ۶ جولائی امریکہ میں گزشتہ دو روز یوم آزادی کی تقریب منائی گئی تھی اس تقریب میں اتنا ہجوم تھا - کہ ۳۱۸ اشخاص کچل کر ہلاک ہو گئے۔

ناگپور ۶ جولائی - جبل پور میں عنقریب ۳۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے آنسو رلانے والی گیس کے دستہ کا انتظام کیا جائیگا - تاکہ ضرورت کے وقت اسے استعمال میں لایا جا سکے:۔

انقرہ ۶ جولائی - ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے - کہ جرمن ہائی کمانڈ نے مشرقی جرمنی میں سینکڑوں بیلون لٹکا دیئے ہیں - تاکہ روسی بمباری کا مقابلہ کیا جا سکے۔

بمبئی ۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ایم آر جیکر نے پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا ہے - لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ استعفیٰ منظور ہوا ہے یا نہیں۔

لنڈن ۶ جولائی - برطانوی ہیڈ کوارٹر کا اعلان مظہر ہے کہ ابی سینیا میں مزید ۹ اطالوی جرنیلوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں ۵ ہزار دیگر قیدی جن میں ۱۲۰۰ اطالوی بھی ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۷ جولائی آج تیسرے پہر روسی اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ دو جرمن جہازوں کو غرق کر دیا گیا ہے - بسریبیا کے مورچہ پر دشمن کی فوجیں بھاری نقصان اٹھانے کے بعد پہلے مورچہ پر چلی گئی ہیں:۔

لنڈن ۷ جولائی - جو انگریزی مشن ماسکو گیا ہوا ہے - اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے کچھ اور فوجی سمندری اور ہوائی فوجی افسر وہاں پہونچ گئے ہیں:۔

لنڈن ۷ - جولائی برسیٹ کے سمندری چھاؤنی پر انگریزی ہوائی جہازوں نے بہت زور سے بم برسائے:۔

انقرہ ۷ جولائی - خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر شام میں صلح تکمیل کو پہنچ جائے گی۔

لنڈن ۷ جولائی - چین اور جاپان کی لڑائی شروع ہوئے آج پورے چار سال ہو چکے ہیں - مگر جاپان نے ابھی تک باقاعدہ جنگ کا اعلان نہیں کیا چین اور جاپان کی جنگ کے مورچے ۲۸ سو میل میں پھیلے ہوئے ہیں انگریزی اخباروں نے چینیوں کی ہمت اور حوصلہ کی بہت تعریف کی ہے - اور ان کی مدد کرنا ضروری بتایا ہے - کہا جاتا ہے - اس وقت تک دس لاکھ جاپانی کام آ چکے ہیں:۔

دہلی ۷ - جولائی - ہندوستانی ریاستیں اس وقت تک ۴۳ دستے جنگ میں بھیج چکی ہیں:۔

بمبئی ۷ جولائی محکمہ ریلوے نے اعلان کیا ہے - کہ اگر موسم اچھا رہا - تو جمعرات تک بمبئی سے سب لائنیں کھل جائیں گی:۔

لنڈن ۷ - جولائی - دشمن کا ایک جہاز اپنا نشان مٹا کر ٹرکی کا نشان بنائے ہوئے ٹرکی کے ساحل کے پاس پاس جا رہا تھا کہ ڈبو دیا گیا - اس پر سامان جنگ لدا ہوا تھا - ترکی حکومت نے احتجاج کیا ہے کہ اس جہاز کے ڈبونے سے ساحلی عمارتوں کو نقصان پہونچا ہے - انگریزی ایلچی اس بارے میں ٹرکی سے گفتگو کر رہا ہے

کلکتہ ۷ جولائی - آج کلکتہ کے جہاز بنانے والے کارخانوں کا بنایا ہوا جہاز "ٹراونکور" سمندر میں اتارا گیا - یہ پہلا جہاز ہے - جو ان کارخانوں نے تیار کیا اس پر ساڑھے ۶ لاکھ روپے خرچ ہوا - جو مہاراجہ ٹراونکور نے دیا:۔

لنڈن ۷ - جولائی - دشمن کے مقبوضہ علاقے کے کئی مقامات پر ہوائی حملے کئے گئے - اور بہت نقصان پہونچایا گیا - ان حملوں میں شریک ہونے والے ۶ ہوائی جہاز واپس نہیں آ سکے - کل جرمن ریڈیوں نے مان لیا ہے - کہ مغربی جرمنی میں سب ہوائی حملوں کو نہیں روکا جا سکتا - اس علاقہ کو نقصان اٹھانا پڑے گا - کل رات برطانیہ پر ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا - ان میں سے تین جہازوں کو گرا لیا گیا:۔

لنڈن ۷ - جولائی - روسی مورچوں سے جو خبریں آئی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں نے ہر جگہ دشمن کو آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے - بسریبیا کے مورچہ پر دشمن کی فوجیں بھاری نقصان اٹھا کر واپس پہلے مورچوں پر چلی گئی ہیں:۔

لنڈن ۷ - جولائی - امریکن ریڈیو پر تقریریں کی گئی ہیں - کہ جرمنی کو روس میں امید سے زیادہ مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے کل ایک جاپانی اخبار نیچی نیچی نے بھی یہ بات لکھی - کہ جرمنوں کو روس میں توقع کے خلاف مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے - برلن کی ایک خبر میں بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ روسی فوج کے پاس نئی قسم کے ہتھیار ہیں - اور انہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے - ان حالات سے معلوم ہوتا ہے - کہ جرمن روس میں جو کچھ کرنے کے ارادہ سے گئے تھے - وہ نہیں کر سکے:۔

لنڈن ۷ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ دمشق کے کمانڈر انچیف بیروت کی حفاظت کے انتظامات خود کر رہے ہیں - انگریزوں اور ان کے ساتھیوں کی فوجیں دس میل اور آگے بڑھ گئی ہیں - اور ایک دستہ بیروت سے صرف ۱۳ میل ورے تک پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۷ جولائی - جرمن ریڈیو نے کہا تھا - کہ دمشق پر ہوائی حملہ نازی ہوائی جہازوں نے نہیں کیا تھا - بلکہ انگریزی جہازوں نے کیا تھا - مگر ساتھ ہی یہ بھی مانا ہے - کہ دمشق پر انگریزوں کا قبضہ ہو چکا تھا - اب کون اس بات پر یقین کر سکتا ہے - کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اپنی فوجوں پر خود حملہ کیا اس حملہ کے وقت بموں کے جو ٹکڑے ملے - ان سے بھی یہ ثابت ہو گیا - کہ حملہ نازی جہازوں نے کیا تھا - جس سے ۷۰ آدمی مارے گئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی۔